اردو ڈرامے کی تعریف اور تاریخ

ڈراما یونانی زبان کے لفظ Drama سے نکلا ہے، جس کے معنی ہیں عمل، حرکت یا اداکاری۔ اصطلاح میں ڈراما ایسی ادبی صنف ہے جس میں انسانی زندگی کے واقعات، جذبات، مسائل اور کشمکش کو مکالمے، کردار، عمل اور منظر کے ذریعے اسٹیج پر پیش کیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، ڈراما وہ صنفِ ادب ہے جسے صرف پڑھا ہی نہیں جاتا بلکہ اداکاری کے ذریعے دیکھا اور سنا بھی جاتا ہے۔

اردو ڈرامے کی تعریف

اردو ڈراما وہ ڈرامائی ادب ہے جس میں اردو زبان کے ذریعے انسانی زندگی، معاشرتی حالات، جذبات و احساسات اور مختلف مسائل کو کرداروں اور مکالموں کی مدد سے پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں کہانی کو بیان کرنے کے بجائے کرداروں کے عمل اور گفتگو کے ذریعے آگے بڑھایا جاتا ہے۔

اردو ڈرامے کے بنیادی عناصر میں کہانی، پلاٹ، کردار، مکالمہ، منظر، کشمکش اور عمل شامل ہیں۔

اردو ڈرامے کی تاریخ

اردو ڈرامے کی تاریخ نسبتاً جدید ہے، تاہم اس کے ابتدائی نقوش ہندوستانی لوک ناٹک، مذہبی و تہذیبی رسومات اور فارسی و سنسکرت ڈرامائی روایات میں ملتے ہیں۔ اردو ڈرامے کی باقاعدہ اور منظم صورت انیسویں صدی میں سامنے آئی۔

1۔ ابتدائی دور

اردو ڈرامے کے ارتقا میں رام لیلا، راس لیلا، سوَانگ، ناٹک اور داستان گوئی جیسی ہندوستانی روایات نے اہم کردار ادا کیا۔ ان روایات میں اداکاری، مکالمہ، موسیقی اور رقص کے عناصر موجود تھے۔ بعد میں یہی عناصر اردو ڈرامے کی تشکیل میں معاون ثابت ہوئے۔

2۔ امانت لکھنوی اور ’’اندر سبھا‘‘

اردو ڈرامے کی تاریخ میں امانت لکھنوی کا نام انتہائی اہم ہے۔ ان کا مشہور ڈراما ’’اندر سبھا‘‘ اردو کے ابتدائی اہم ڈراموں میں شمار ہوتا ہے۔ یہ ڈراما تقریباً 1853ء میں لکھا گیا۔

’’اندر سبھا‘‘ میں داستان، موسیقی، رقص، شاعری اور مکالمے کو بڑی خوب صورتی سے یکجا کیا گیا ہے۔ اس کی مقبولیت نے اردو ڈرامے کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ اگرچہ اس میں جدید ڈرامے کی تمام خصوصیات پوری طرح موجود نہیں، لیکن اردو ڈرامے کی تاریخ میں اسے ایک سنگِ میل کی حیثیت حاصل ہے۔

3۔ پارسی تھیٹر کا دور

انیسویں صدی کے دوسرے نصف میں پارسی تھیٹر نے اردو ڈرامے کو بہت مقبول بنایا۔ بمبئی میں قائم پارسی تھیٹر کمپنیوں نے اردو اور ہندی میں ڈرامے پیش کیے۔ ان ڈراموں میں موسیقی، گیت، رقص، جذباتی مناظر اور دلچسپ واقعات کو خاص اہمیت حاصل تھی۔

اس دور کے نمایاں ڈراما نگاروں میں آغا حسن امانت، نذیر اکبرآبادی کے بعد آنے والے تھیٹر سے وابستہ ادیب، اور بالخصوص آغا حشر کاشمیری کا نام نمایاں ہے۔

4. آغا حشر کاشمیری کا دور

آغا حشر کاشمیری کو اردو کا ایک بڑا ڈراما نگار تسلیم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اردو ڈرامے کو فنی اعتبار سے ترقی دی۔ ان کے ڈراموں میں جذبات، مکالمے، شعری حسن اور اسٹیج کی خصوصیات نمایاں ہیں۔

ان کے مشہور ڈراموں میں:

یہودی کی لڑکی

رستم و سہراب

آنکھ کا نشہ

خوابِ ہستی

دل کی پیاس

وغیرہ شامل ہیں۔

آغا حشر نے مغربی اور ہندوستانی ڈرامائی روایات سے استفادہ کرتے ہوئے اردو ڈرامے کو ایک مضبوط فنی بنیاد فراہم کی۔

5. جدید اردو ڈراما

بیسویں صدی میں اردو ڈراما روایتی اسٹیج سے نکل کر ریڈیو، ٹیلی ویژن اور بعد میں فلم تک پہنچا۔ ریڈیو پاکستان نے اردو ڈرامے کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ ریڈیو کے لیے ایسے ڈرامے لکھے گئے جن میں آواز، مکالمے اور صوتی اثرات کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔

اس دور میں امتیاز علی تاج کا ڈراما ’’انارکلی‘‘ بھی بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کرشن چندر، سعادت حسن منٹو، حبیب تنویر، آغا ناصر، اشفاق احمد، بانو قدسیہ اور امجد اسلام امجد جیسے ادیبوں نے ڈرامائی ادب کو مختلف جہتیں عطا کیں۔

6. ٹیلی ویژن ڈراما

پاکستان میں ٹیلی ویژن کے آغاز کے بعد اردو ڈرامے کو ایک نیا وسیع میدان ملا۔ ٹیلی ویژن نے ڈرامے کو گھروں تک پہنچا دیا۔ اشفاق احمد، بانو قدسیہ، حسینہ معین، انور مقصود، امجد اسلام امجد اور دوسرے ڈراما نگاروں نے معاشرتی، اخلاقی، سیاسی اور نفسیاتی موضوعات کو ڈرامے کا حصہ بنایا۔

ہندوستان میں بھی اردو زبان اور اردو تہذیب سے وابستہ متعدد ٹیلی ویژن ڈرامے پیش کیے گئے۔

7۔ موجودہ دور

موجودہ زمانے میں اردو ڈراما اسٹیج اور ٹیلی ویژن کے علاوہ ڈیجیٹل پلیٹ فارم، ویب سیریز اور سوشل میڈیا تک پھیل چکا ہے۔ آج کے اردو ڈراموں میں گھریلو زندگی، عورت کے مسائل، طبقاتی فرق، محبت، سیاست، سماجی ناانصافی، نفسیاتی الجھنوں اور بدلتی ہوئی تہذیبی اقدار جیسے موضوعات شامل ہیں۔

نتیجہ

اردو ڈرامے نے لوک ناٹک اور روایتی تھیٹر سے سفر شروع کرکے اندر سبھا، پارسی تھیٹر، آغا حشر کاشمیری کے اسٹیج ڈراموں، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور موجودہ ڈیجیٹل دور تک ایک طویل ارتقائی سفر طے کیا ہے۔ اردو ڈراما نہ صرف تفریح کا ذریعہ ہے بلکہ یہ معاشرے کی عکاسی، اصلاح اور انسانی جذبات و مسائل کے اظہار کا ایک مؤثر وسیلہ بھی ہے۔

Semester 1st

MJC 1st